ترکی کے کتب خانے

ثروت صولت

۱۸۹۲ء میں جب مولانا شبلی نعمانی نے ترکی کا سفر کیا تھا تو استنبول (قسطنطنیہ) کے کتب خانوں کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا تھا:

"حقیقت یہ ہے کہ ترکوں کے علمی کارناموں میں جو چیز سب سے زیادہ قابل فخر ہے وہ یہی کتب خانے ہیں۔ اسلامی دنیا کے جن حصوں میں آج تعلیم و تعلم کا چرچا ہے ان کے اکثر مقامات کا علمی سرمایہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور جو نہیں دیکھا ہے وہ ایسے قوی وسائل سے معلوم ہے کہ دیکھنے کے برابر ہے۔ اس بنا پر میں کافی یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ تمام اسلامی دنیا میں قسطنطنیہ عربی تصانیف کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ . . . . ان امور کے لحاظ سے اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ علمی فیاضی میں ترکوں کا رتبہ تمام اسلامی قوموں سے بالاتر ہے۔ ہندوستان میں مدتوں اسلامی حکومت رہی اور بڑے اوج و شان سے رہی۔ بڑے بڑے نامور وزراء اور امراء گذرے لیکن آج ان کی ایک بھی علمی یادگار موجود نہیں"۔(۱)

پچھلے دنوں جب راقم الحروف نے ترکی زبان سیکھی اور ترکی ادب کا مطالعہ شروع کیا تو ترکی کے کتب خانوں سے متعلق بھی قیمتی معلومات حاصل ہوئیں اور ایسے حقائق سامنے آئے جن سے نہ صرف مولانا شبلی کے اسی (۸۰) سال پرانے دعوے کی پوری طرح تائید ہوگئی بلکہ کتابوں سے ترکوں کی

---

(۱) سفر نامہ روم و مصر از شبلی نعمانی۔

غیر معمولی دلچسپی کے بارے میں بعض حیرت انگیز باتیں معلوم ہوئیں۔

کتابوں سے دلچسپی اسلامی تاریخ کی ایک بڑی نمایاں خصوصیت رہی ہے۔ اندلس کے مسلمانوں کو کتابیں جمع کرنے اور ذاتی کتب خانے قائم کرنے کا جو شوق تھا اس سے اسلامی تاریخ کا ہر طالب علم واقف ہے۔ عثمانی سلطنت کے قیام سے پہلے بھی مسلمان ملکوں میں بڑے اور چھوٹے بیشمار کتب خانے قائم ہوئے جن میں خصوصی اور ذاتی بھی ہوتے تھے اور عام بھی۔ لیکن عثمانی ترکوں کو اس معاملے میں یہ امتیاز حاصل ہے کہ انہوں نے کتب خانوں کے قیام کو ایک عام رواج اور مستقل روایت کی شکل دیدی۔ اور عثمانی ترکوں میں کتابوں کو رفاہ عام کے لئے وقف کرنا اسی طرح کار ثواب بن گیا جس طرح دوسرے مسلمان ملکوں میں پل ، کنواں، تالاب اور مسجد بنانا کار ثواب سمجھا جاتا ہے۔

عثمانی سلطنت میں کتب خانوں کا باقاعدہ قیام اسی دینی ذوق اور جذبے کا نتیجہ تھا۔ آج ترک بڑے فخر سے دعویٰ کرتے ہیں کہ صحیح معنوں میں پبلک کتب خانوں کا نظام دنیا میں سب سے پہلے ترکوں نے قائم کیا(۲) سلطنت عثمانیہ میں کتب خانوں کے علم دوست بانیوں نے نہ صرف کتابیں وقف کیں اور کتب خانے قائم کئے بلکہ ان کی دیکھ بھال اور انتظام کے لئے بڑی بڑی جائیدادیں وقف کیں۔ چنانچہ کتب خانوں کے ساتھ وقف نامے ہوتے تھے جن میں کتب خانوں کے انتظام، ملازمین کے تقرر اور اخراجات سے متعلق وضاحت ہوتی تھی۔ یہ وقف نامے آج بھی ترکی کے بیشتر کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔(۳)

(۲) جودت تورک آئے (Turkay) نے ماہنامہ "تورک تاریخی در گیسی"، جلد دوازدہم شمارہ نمبر ۶۹ بابت ماہ جون ۱۹۷۳ء میں استنبول کے کتب خانوں سے متعلق اپنے مضمون میں یہاں تک دعوی کیا ہے کہ دنیا کا پہلا عام کتب خانہ سلطان محمد فاتح نے استنبول میں قائم کیا تھا۔

(۳) جودت تورک آئے نے اپنے مذکورہ بالا مضمون میں استنبول کے چار کتب خانوں یعنی عاطف افندی کا کتب خانہ ، عاشر آفندی کا کتب خانہ، فاتح کتب خانہ اور کتب خانہ راغب پاشا کے وقف ناموں کے مکمل متن بھی شائع کئے ہیں۔

عثمانی سلطنت میں مسجدوں اور مدرسوں میں کتب خانوں کا آغاز غالباً بروصہ اور ادرنہ سے شروع ہوا جو عثمانیوں کے پہلے دو دارالحکومت تھے۔ یہ کتب خانے تین قسم کے ہوتے تھے:

(۱) وہ کتب خانے جو مسجدوں، مدرسوں یا خانقاہوں میں وقف کی ہوئی کتابوں پر مشتمل ہوتے تھے۔ ان کتابوں کو حجروں یا محرابوں کے پاس رکھ دیا جاتا تھا۔

(۲) وہ کتب خانے جن کے لئے مسجدوں اور مدرسوں کے احاطوں میں جگہ مخصوص کر دی جاتی تھی اور عمارت بنا دی جاتی تھی۔

(۳) مستقل کتب خانے جن کی اپنی جداگانہ عمارت ہوتی تھی اور جن کا اپنا علیحدہ انتظام ہوتا تھا۔

استنبول کے کتب خانے

استنبول میں کتب خانوں کے قیام کا آغاز ترکوں کے ہاتھوں شہر کی فتح کے فوراً بعد ہو گیا تھا۔ چنانچہ سلطان محمد فاتح (۱۴۵۱ء تا ۱۴۸۱ء) کے دور میں تین کتب خانے قائم کئے گئے۔ پہلا کتب خانہ جامع ابو ایوب انصاری رضؓ میں قائم ہوا۔ اس مسجد کی تعمیر فتح قسطنطنیہ کے پانچ سال بعد ۱۴۵۸ء میں مکمل ہوئی تھی۔ اس میں تقریباً دو ہزار کتابیں تھیں(۳)۔ دوسرا کتب خانہ شاہی محل میں جو سرائے همایوں کہلاتا تھا ۱۴۶۵ء میں محل کی تعمیر کے بعد قائم ہوا۔ تیسرا کتب خانہ ۱۴۷۰ء میں جامع فاتح کی تعمیر کے بعد قائم ہوا، جس میں دو ہزار سے زیادہ کتابیں تھیں اور جس کو ترک نہ صرف استنبول بلکہ دنیا کا پہلا عام کتب خانہ کہتے ہیں۔ اس کی تفصیل اس مضمون میں آگے آئے گی۔

---

(۳) اسلام انسی کلوپیدیسی (استنبول) جلد ششم ص ۱۱۲۹

محمد فاتح کے بعد استنبول میں کثرت سے عام کتب خانے قائم ہونے لگے۔ لیکن کتب خانہ کے لئے پہلی مستقل عمارت عظیم عثمانی وزیر اعظم احمد کوپرولو (۱۶۶۱ء تا ۱۶۷۶ء) نے ۱۶۶۱ء میں تعمیر کی۔ اس کے بعد یہ سلسلہ عام ہوگیا۔ ترکی زبان کی انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے مطابق کوپرولو کے کتب خانے کے بعد استنبول میں جو مستقل کتب خانے قائم ہوئے ان کی تفصیل یہ ہے (٥) :

نام کتب خانہ	سن تعمیر
(۱) کتب خانۂ عمجازادہ حسین پاشا	۱۶۶۹ء
(۲) کتب خانہ فیض اللہ افندی	۱۷۰۰ء
(۳) کتب خانہ علی پاشا	۱۷۰۸ء
(۴) کتب خانہ شہید علی پاشا	۱۷۱۰ء
(٥) کتب خانہ داماد ابراھیم پاشا	۱۷۱۹ء
(٦) کتب خانہ ینی جامع	۱۷۲۴ء
(۷) کتب خانہ حکمت اوغلو علی پاشا	۱۷۳۳ء
(۸) کتب خانہ جار اللہ افندی	۱۷۳۴ء
(۹) کتب خانہ ایا صوفیہ	۱۷۴۰ء
(۱۰) کتب خانہ عاطف آفندی	۱۷۴۱ء
(۱۱) کتب خانہ عاشر افندی	۱۷۴۱ء
(۱۲) کتب خانہ فاتح جامع	۱۷۴۲ء
(۱۳) کتب خانہ نور و عثمانیہ	۱۷۵۵ء
(۱۴) کتب خانہ راغب پاشا	۱۷۶۲ء
(۱٥) کتب خانہ ولی الدین افندی	۱۷٦۸ء
(۱٦) کتب خانہ مراد ملا	۱۷۷٥ء

(٥) ایضاً۔

(۱۷) کتب خانہ عمد پاشا (۹)	۱۷۷۶ء
(۱۸) کتب خانہ حمیدیہ	۱۷۸۰ء
(۱۹) کتب خانہ سلیم آغا	۱۷۸۱ء
(۲۰) کتب خانہ لالہ لی	۱۸۰۲ء
(۲۱) کتب خانہ خالد آفندی	۱۸۱۸ء
(۲۲) کتب خانہ سلیمیہ	۱۸۳۶ء
(۲۳) کتب خانہ اسد آفندی	۱۸۴۵ء
(۲۴) کتب خانہ نافذ پاشا	۱۸۵۰ء
(۲۵) کتب خانہ خسرو پاشا	۱۸۵۹ء
(۲۶) کتب خانہ والدہ جامع	۱۸۷۱ء
(۲۷) کتب خانہ بایزید	۱۸۸۲ء
(۲۸) کتب خانہ حسن پاشا	۱۸۹۴ء
(۲۹) کتب خانہ یحیی آفندی	۱۹۰۱ء
(۳۰) کتب خانہ بلدیہ	۱۹۳۱ء
(۳۱) کتب خانہ شمسی پاشا	۱۹۵۳ء

یہ وہ کتب خانے ہیں جن کی اپنی مستقل عمارتیں تھیں ۔ جامع مسجدوں اور مدرسوں میں قائم ہونے والے کتب خانے یا نجی کتب خانے اس فہرست میں شامل نہیں ۔ اگر ان کو بھی شامل کر لیا جائے تو اس تعداد میں بہت اضافہ ہو جائے گا۔ قیام جمہوریہ کے بعد استنبول کے کئی کئی کتب خانوں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا فہرست میں شامل

---

(۹) کتب خانہ عمد پاشا کا ذکر انسائکلو پیڈیا آف اسلام کے مذکورہ بالا ترکی ایڈیشن میں نہیں ہے۔ The Middle East of N. Africa 1968-69 مطبوعہ یوروپا پبلی کیشنز لندن میں اس کتب خانہ کا سنہ قیام ۱۷۷۶ء دیا گیا ہے اور کتابوں کی تعداد چار ہزار بتائی گئی ہے جن میں آٹھ سو قلمی ہیں۔

کتب خانوں کی بیشتر تعداد کسی نہ کسی بڑے کتب خانہ میں ضم کر دی گئی ہے۔

مولانا شبلی نے استنبول کے کل کتب خانوں کی تعداد کتب خانہ حمیدیہ کو چھوڑ کر ۴۰ لکھی تھی جن میں ۸۰ ہزار کتابیں تھیں۔ لیکن فی الحقیقت استنبول میں کتب خانوں اور کتابوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ مشہور علمی رسالے معارف (اعظم گڑھ) کی ستمبر ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں ڈاکٹر محمد غوث صاحب کا ایک پر از معلومات مضمون استنبول کے کتب خانوں پر شائع ہوا تھا جو انھوں نے ستمبر ۱۹۵۱ء میں استنبول میں ہونے والی مستشرقین کی ۲۲ ویں کانگریس میں شرکت کے بعد لکھا تھا۔ اس مضمون میں ڈاکٹر موصوف تصریح کرتے ہیں کہ اس وقت تک استنبول کے ۱۰۸ کتب خانوں کو گیارہ کتب خانوں میں ضم کیا جا چکا ہے اور ضم کرنے کا یہ کام ابھی جاری ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ استنبول میں انضمام سے قبل چھوٹے بڑے کتب خانوں کی تعداد ۱۰۸ سے زیادہ تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے مزید معلومات فراہم کرتے ہوئے لکھا ہے:

''ایسے کتب خانے جن کے اخراجات سر رشتۂ تعلیمات کی وساطت سے مرکزی حکومت برداشت کرتی ہے ترکی میں ۴۹ ہیں جن میں سے تیرہ استنبول میں ہیں۔ ان میں (۱) وہ کتب خانے شامل نہیں جن کے اخراجات گو حکومت ہی بلاواسطہ برداشت کرتی ہے لیکن جو یونیورسٹیوں یا دوسرے سرکاری اداروں سے متعلق ہیں۔ عجائب خانوں سے ملحق کتب خانے بھی ان کے علاوہ ہیں۔ اسی طرح (۲) وہ کتب خانے جن کے اخراجات اضلاع کی حکومت برداشت کرتی ہے اور وہ سر رشتۂ تعلیمات کی نگرانی میں ہیں۔ یا (۳) وہ کتب خانے اور دارالمطالعے جو پبلک کے خرچ سے ان کے انتظام کے تحت چلائے جاتے (۲۸۸) ہیں۔ یا (۴) ایسے کتب خانے جو خانگی انجمنوں یا علم دوست افراد نے قائم کئے ہیں اور جو ملک بھر میں پھیلے ہوئے ہیں۔

(چنانچہ انقرہ کا قومی کتب خانہ بھی لوضیت کا ہے) یا (۲) علمی اداروں کے کتب خانے جن کو سرکاری سر پرستی حاصل ہے مثلاً لسانی ادارہ اور انجمن تاریخ کے کتب خانے(۷) بھی اس تعداد میں شامل نہیں۔

ذیل میں استنبول کے ایس ایسے بڑے کتب خانوں کی فہرست دی جا رہی ہے جو اپنی کتابوں کی کثرت اور قلمی نسخوں کی فراوانی کی وجہ سے ممتاز ہیں۔ کتابوں کی تعداد ترکی زبان کی انسائکلوپیڈیا حیات ترکیہ سے لی گئی ہے اور یہ ١٩٦٠ء اور ١٩٦٥ء کی درمیانی مدت کے اعداد و شمار پر مبنی ہے۔ بصورت دیگر حاشیہ میں صراحت کر دی گئی ہے۔ بریکٹ میں ان محلوں یا جگہوں کے نام دیئے گئے ہیں جہاں وہ کتب خانے واقع ہیں۔

نام کتب خانہ	کتابوں کی کل تعداد	مخطوطات کی تعداد
(١) فاتح (فاتح)	١٠٠٠٠	٦٠٠٠٠
(٢) توپ قاپو (توپ قاپو سرائے)	٢٢٢٩٨	١٧٨٠٢
(٣) سلیمانیہ (جامع سلیمانیہ)	٨٠٨٠٩	٣٨٣٦٩
(۴) کوپرولو (بلدیہ)	٢٧٨٣	٢٦١٣
(٥) ایا صوفیہ (جامع ایا صوفیہ)	٥٠٩٧	٥٠٥٣
(٦) عاطف آفندی (وفا)	٧٩٩٢	٢٥٨٥
(٧) نور و عثمانیہ(٨) (جامع نور و عثمانیہ)	٥٠٣٥	٣٩٥٢
(٨) راغب پاشا (لالہ لی)	٢٣٣٩	١٨٢٩
(٩) مراد ملا(٩) (چار شنبہ)	٦٩٦١	١٨٣١

---

(٧) Turkdil Kurumu (ترکی لسانی انجمن) ١٩٣٢ء میں اصلاح زبان کے لیے قائم کی گئی تھی۔ اس کا مرکزی دفتر انقرہ میں ہے اور وہیں اس کا کتب خانہ ہے جس میں بارہ ہزار کتابیں موجود ہیں۔ انجمن تاریخ (Turk Tarihi Kurumu) بھی انقرہ میں ہے۔ یہ ١٩٣١ء میں قائم کی گئی تھی۔ اس کے کتب خانے میں پچاس ہزار کتابیں ہیں۔

(٨) یہ کتب خانہ ١١٦٥ھ میں جامع نور و عثمانیہ کے صحن میں قائم کیا گیا ہے۔

(٩) یہ کتب خانہ ١٠٧٥ھ میں قاضی عسکر مراد ملا نے قائم کیا تھا۔

(۱۰) اسکودار عمومی(۱۰) زکتب خانہ (اسکودار)	۱۱۱۹۸	۱۴۳۶۱
(۱۱) خسرو پاشا(۱۱) (ایوب)	۳۸۵۶	۳۰۰
(۱۲) بایزید عمومی(۱۲) (مدرسہ بایزید)	۲۲۱۲۵۳	۱۱۲۵۳
(۱۳) عجائب خانہ آثار قدیمہ(۱۳)	۲۱۱۰۳	۱۶۷۷
(۱۴) ملت (فاتح)	۴۱۷۳۱	۱۰۷۱۰
(۱۵) ترکیات انسٹی ٹیوٹ(۱۴)	۸۳۸۱	۳۷۶
(۱۶) استنبول یونیورسٹی	۱۷۵۱۶۹	۲۱۱۷۱
(۱۷) بایزید بلدیہ(۱۵) (بایزید)	۷۲۷۷۱	۱۳۵۳
(۱۸) ولی الدین آفندی(۱۶)	۳۰۰۰	۳۵۰۰

---

(۱۰) یہ کتب خانہ استنبول کے ایشیائی ساحل پر اسکودار کے مقام پر ہے اور حسب ذیل دو کتب خانوں کو ضم کرکے قائم کیا گیا ۔ ایک حاجی سلیم آغا کا کتب خانہ جسے سلیم آغا نے ۱۷۸۱ء میں قائم کیا تھا اور دوسرا شمسی پاشا کا کتب خانہ جو شمس پاشا کے مدرسہ میں ۱۹۰۳ء میں وزارت تعلیم کی طرف سے قائم کیا گیا ہے۔ شمسی پاشا کے کتب خانہ میں ۹۸۹۹ کتابیں ہیں اور سب مطبوعہ ہیں۔ لیکن سلیم آغا کے کتب خانہ میں ۱۲۹۹ کتابوں میں صرف ۳۸ مطبوعہ ہیں ' باقی سب قلمی ہیں۔

(۱۱) یہ کتب خانہ خسرو پاشا نے ۱۸۳۹ء میں محلہ ایوب میں قائم کیا تھا۔

(۱۲) یہ کتب خانہ سلطان عبدالحمید ثانی نے ۱۸۸۱ء میں قائم کیا تھا۔ یہ غالباً وہی کتب خانہ ہے جسے شبلی نے کتب خانہ حمیدیہ لکھا ہے۔ اس کتب خانہ میں بچوں کے لئے ایک علیحدہ حصہ ہے۔

(۱۳) یہ کتب خانہ ۱۹۰۲ء میں سلطان عبدالحمید کے زمانہ میں حمدی بے نے قائم کیا تھا۔

(۱۴) ترکیات انسٹی ٹیوٹ کا کتب خانہ مشہور ترک ادیب اور نقاد پروفیسر محمد فواد کوپرولو (۱۸۹۰ء تا ۱۹۶۶ء) نے ۱۹۲۴ء میں قائم کیا تھا۔

(۱۵) یہ کتب خانہ استنبول بلدیہ نے ۱۹۲۹ء میں قائم کیا تھا۔

(۱۶) ولی الدین آفندی کا یہ کتب خانہ ۱۷۶۱ء میں قائم ہوا تھا۔ حیات انسائکلو پیڈیا میں اس کا تذکرہ نہیں ہے لیکن ڈاکٹر محمد غوث نے الھارہ کتب خانوں کی جو فہرست دی ہے اس میں یہ شامل ہے۔ کتابوں کی تعداد (The Middle East and North Africa 1868-69) مطبوعہ یوروپا پبلی کیشنز سے لی گئی ہے۔

(۱۹) انسٹی ٹیوٹ تاریخ طب(۱۷)	۱۰۰۰۰	[illegible]
(۲۰) شرقیات انسٹی ٹیوٹ(۱۸)		

مولانا شبلی نے ۴۰ کتب خانوں میں کتابوں کی تعداد ۸۰ ہزار لکھی تھی لیکن قلمی کتابوں کی تعداد نہیں بتائی تھی۔ شاید ۸۰ ہزار سے ان کا مقصود قلمی کتابیں ہی ہوں۔ ڈاکٹر غوث نے اپنے مذکورہ بالا مضمون میں استنبول کے کتب خانوں میں مخطوطات کی تعداد ایک لاکھ ۲۳ ہزار لکھی ہے۔ لیکن مذکورہ بالا فہرست کے مطابق صرف انیس کتب خانوں میں سات لاکھ سے زیادہ کتابیں ہیں جن میں مخطوطات کی تعداد ایک لاکھ ۴۳ ہزار سے زیادہ ہے۔ مزید نجی کتب خانوں کے یکجا کردئے جانے کے بعد اس تعداد میں اور اضافے کا امکان ہے۔ ایک شہر میں اتنی بڑی تعداد میں قلمی کتابوں کی موجودگی ایک ایسی غیر معمولی بات ہے کہ اس پر ترک جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔

استنبول کے کتب خانوں کی اہمیت اس وقت اور بڑھ جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا بھر کے کتب خانوں میں عربی، فارسی، ترکی اردو اور پشتو کے جس قدر مخطوطات ہیں اتنے صرف ترکی کے ایک شہر استنبول کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔ ذیل کے اعداد و شمار ملاحظہ کیجئے۔(۱۹)

---

(۱۷) انسٹی ٹیوٹ تاریخ طب کے کتب خانہ میں کتابوں کی تعداد یوروپا پبلی کیشنز کی مذکورہ بالا کتاب سے لی گئی ہے۔ حیات انسائکلو پیڈیا میں یہ تعداد صرف گیارہ ہزار چار سے لیکن قلمی کتابوں کی تصریح صرف حیات انسائیکلو پیڈیا میں ہے۔

(۱۸) یہ کتب خانہ بین الاقوامی انجمن تحقیقات شرق کا ہے اور جودت تورک آئے کی وضاحت کے مطابق استنبول یونیورسٹی کی ادبیات فیکلٹی کی طرف سے ۱۹۳۸ء میں قائم کیا گیا تھا۔ فواد کوپرولو اس کے صدر تھے۔ جودت تورک آئے نے اس کو استنبول کے سترہ بڑے کتب خانوں میں شمار کیا ہے۔

(۱۹) برطانیہ اور ھندوستان کے اعداد شمار ڈاکٹر محمد غوث کے مضمون مطبوعہ معارف ستمبر ۱۹۵۲ء سے لئے ہیں۔ باقی ملکوں کے کتب خانوں میں کتابوں کی تعداد کا ماخذ یوروپا پبلی کیشنز کی کتاب (The Middle East & North Africa 1968-69,) ہے۔

برطانیہ

برٹش میوزیم (عربی فارسی مخطوطات)	۳۹۹۱
انڈیا آفس کا کتب خانہ	۳۰۷۶

ہندوستان

ایشیاٹک سوسائٹی بنگال (فارسی)	۲۰۳۷
مشرقی مخطوطات کا کتب‌خانہ مدراس	۹۲۵
نیشنل لائبریری (کلکتہ)	۱۳۳۹
خدابخش لائبریری بانکی‌پور (پٹنہ)	۳۹۹۳
کتب خانہ آصفیہ، حیدرآباد (دکن)	۱۳۰۰۰
کتب خانہ سعیدیہ حیدرآباد (دکن)	۲۱۵۱
کتب خانہ علی‌گڑھ یونیورسٹی	۳۰۰۰

مصر

اسکندریہ میونسپل لائبریری	۳۰۸۶
سینٹ کیتھرین کی خانقاہ	۳۵۰۰

مصر کی قومی لائبریری (سابق کتب خانہ خدیویہ) میں تین لاکھ کتابیں اور قاہرہ یونیورسٹی میں دو لاکھ کتابیں ہیں۔ ان میں بڑے قیمتی مخطوطات بھی شامل ہیں لیکن ان کی تعداد معلوم نہ ہو سکی۔

شام

دارالکتب ظاہریہ (دمشق)	۸۰۰۰
عرب اکیڈمی (دمشق)	۱۱۰۰۰

عراق

کتب خانہ الاوقاف (بغداد)	۳۸۷۶
عراق میوزیم (بغداد)	۳۳۳۵

Bashayan Abbasi Library	۱۵۰۰
یعقوب سرکس	۳۵۰
محمد احمد (بصرہ)	۳۰۰

لبنان

قومی کتب خانہ لبنان (بیروت)	۲۵۰۰
مشرقی لائبریری (بیروت)	۲۸۰۰
امریکی یونیورسٹی (بیروت)	۱۶۰۰
سینٹ سویر کی خانقاہ (حدیدا)	۲۵۰۰
	۳۰۰۰

سعودی عرب

کتب خانہ عباس Kattan (مکہ)	۲۰۰
کتب خانہ عارف حکمت (مدینہ)	۴۵۰۰
کتب خانہ محمودیہ (مدینہ)	۵۰۰
کتب خانہ سعودیہ (مدینہ)	۲۰۰

تونس

قومی کتب خانہ	۶۰۰۰

مراکش

القرویین (فاس)	۶۰۰۰
عمومی کتب خانہ (رباط)	۹۳۶۱
ططوان (ریف)	۱۵۰۰

فلسطین

یروشلم کی قومی لائبریری	۶۳۵۰

افغانستان

پبلک لائبریری (کابل)	۳۳۳ فارسی پشتو
پریس ڈپارٹمنٹ	۸۰۰ فارسی پشتو

پاکستان میں قلمی کتابوں کا سب سے اچھا ذخیرہ لاہور کی پبلک لائبریری اور پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں ہے، لیکن تعداد معلوم نہیں کی جاسکی۔ ادارۂ تحقیقات اسلامی (اسلام آباد) کے کتب خانہ اور قومی عجائب گھر (کراچی) کے کتب خانوں اور لاہور میوزیم میں بھی قلمی کتابیں ہیں لیکن ان کی تعداد مجموعی طور پر چند سو سے زیادہ نہیں۔

یمن میں صنعاء کی جامع مسجد کے کتب خانہ میں دس ہزار کتابیں ہیں جن میں قلمی کتابیں بھی ہیں لیکن تعداد معلوم نہ ہوسکی۔

بحیثیت مجموعی برطانیہ میں آٹھ ہزار، ہندوستان میں ۳۸ ہزار، عرب ممالک میں ۲۷ ہزار اور اسرائیل کے مقبوضہ فلسطین میں چھ ہزار، مخطوطات کو ملا کر کل ایک لاکھ ۲۰ ہزار کے قریب قلمی کتابیں ہوتی ہیں جو تنہا استنبول کے مخطوطات کی مجموعی تعداد سے کم ہیں۔ ہسپانیہ، فرانس، اٹلی، ہالینڈ اور روس کے مخطوطات کی تعداد معلوم نہ ہوسکی لیکن استنبول میں بھی ابھی کتنی ہزار کتابیں ایسی ہیں جو مذکورہ بالا کتب خانوں میں شامل نہیں۔

(جاری)